اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

اللّٰہ اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

فی پرچہ ار

The ALFAZL QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲ر

نمبر ۱۰۱ | مورخہ ۳ر مارچ سنہ ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۲ر شوال سنہ ۱۳۴۹ ہجری | جلد ۱۸

۲۸- فروری دوپہر کی گاڑی سے جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب بی-اے- بیرسٹرایٹ لا معہ اپنے برادر اصغر چودھری اسد اللہ خاں صاحب بی-اے- بیرسٹرایٹ لا- اور چودھری بشیر احمد صاحب بی-اے-ایل-ایل-بی سب جج تشریف لائے- حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بذاتِ خود جناب چودھری صاحب کی خاطر سٹیشن پر تشریف لے گئے- اور بھی بہت سے اصحاب استقبال کے لئے جمع تھے ؞

۲۸- فروری بعد نماز ظہر مدرسہ احمدیہ کے صحن میں طلباء مدرسہ نے اپنی تبلیغی انجمن کا سالانہ جلسہ کیا- جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ باوجود بخار کی شکایت کے تشریف لے گئے تلاوت و نظم کے بعد سکرٹری انجمن نے اپنی سالانہ تبلیغی کارگذاری سنائی- جس میں بیان کیا- کہ سال زیر رپورٹ میں طلباء نے ۱۲۵- تبلیغی دورے کئے- ۳۵۰ لیکچر دیئے چھ سو میل کے قریب سفر کیا- اور اگر افراد کے لحاظ سے مسافت کا اندازہ لگایا جائے- تو اڑھائی ہزار میل کے قریب بنتی ہے- کئی مقامات پر طلباء نے سختی اور تشدد کے مقابلہ میں صبر اور استقلال کا بہت اچھا نمونہ دکھایا ؞

سکرٹری کی رپورٹ کے بعد چند طلباء نے تبلیغ کی اہمیت اور تبلیغ کے وسائل پر مضمون پڑھے- اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی- جس میں طلباء کی تبلیغی کوششوں کے متعلق خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے عمدہ اور شستہ طریق سے اظہار مافی الضمیر کرنے کے لئے زباندانی میں ترقی کرنے کی نصائح فرمائیں ؞

مغرب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کو دعوتِ طعام دی- جس میں اور بھی کئی اصحاب کو جن میں ایڈیٹران اخبارات بھی شامل تھے مدعو فرمایا- حضور دیر تک جناب چودھری صاحب سے گول میز کانفرنس کے حالات دریافت فرماتے رہے- احمدیہ مشن لنڈن کے متعلق بھی ضروری امور دریافت فرمائے- جناب چودھری صاحب نے نو مسلمین کی دینی تعلیم و تربیت کی بہت تعریف کی- مشن کے مکان اور مسجد کے انتظام کو قابل تعریف بتایا- اور خان صاحب

یکم مارچ بعد نماز ظہر لوکل انجمن احمدیہ کے زیر انتظام جناب چودھری صاحب نے مسجد اقصےٰ میں لیکچر دیا- جس میں گول میز کانفرنس کے انعقاد کی غرض اور مسلمان ممبران کانفرنس کے طریق عمل کی تشریح کرتے ہوئے بتایا- ہر امر کے متعلق تمام مسلمان ممبر جمع ہو کر مشورہ کر لیتے تھے- اور پھر کانفرنس میں اسے متحدہ طور پر پیش کیا جاتا تھا- اس کے بعد کانفرنس میں وزیر اعظم کی پالیسی کا ذکر کیا اور سب کمیٹیوں کے کام کی تشریح کی- دس کمیٹیاں جو مختلف امور کے متعلق تجاویز مرتب کرنے کے لئے قائم ہوئیں- ان میں سے سات میں جناب چودھری صاحب شریک تھے- اس کے بعد مسلمانوں کے مطالبات کے متعلق بتایا- کہ کس حد تک تسلیم کئے گئے- سوائے پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی نیابت کے کہ یہ بھی بہت اہم مطالبات ہیں باقی مطالبات تسلیم شدہ قرار دیئے گئے ؞

آخر میں آپ نے احمدیہ مشن لنڈن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا- احمدیہ مشن لنڈن نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایات اور راہنمائی سے جو حضور کی طرف سے ہوتی رہی- کانفرنس سے باہر مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور مفاد کے متعلق اتنی ہی خدمت کی- جتنی کانفرنس کے اندر مسلمان نمائندگان نے کی- اور یہ خدمت اب بھی جاری ہے- تبلیغ کے کام کے متعلق بھی بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اب کی دفعہ میں نے وہ نتائج دیکھے- جن کے دیکھنے کی مدت سے خواہش تھی-

اخبار احمدیہ

تبلیغی اشتہار کے متعلق اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کا تحریر فرمودہ تبلیغی اشتہار ندائے ایمان نمبر ۲ باہر بھیجا جاچکا ہے۔ اس وقت صرف ۶۔ہزار کے قریب باقی ہے۔ جن دوستوں نے ابھی تک نہیں منگوایا۔ جلدی آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ محروم رہنا پڑے گا کیونکہ اس وقت تک اس کے دوبارہ چھپوانے کی کوئی تجویز نہیں ہے بعض اصحاب جنہیں یہ اشتہار وی۔پی کئے گئے تھے۔ واپس انکار کر کے بھیجدہے ہیں۔ جو افسوسناک امر ہے۔ ہم نے سب آرڈر الفضل میں شائع کردیئے تھے۔ تاکہ اگر کوئی صاحب وی پی وصول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو قبل از وقت اطلاع دیدیں۔ اس وقت کسی نے اطلاع نہیں دی۔ اور وی۔پی وصول نہ کر کے نقصان پہونچایا جارہا ہے۔ جن احباب نے اس وقت تک وی۔پی واپس کئے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ نقد قیمت بھیجکر دوبارہ اشتہار منگوالیں۔ یاد رہے۔ آج کل وی۔پی صرف تین دن کے لئے ڈاکخانہ میں امانتاً رہ سکتا ہے۔ اس کے بعد واپس کردیا جاتا ہے۔

اسسٹنٹ سکرٹری ترقی اسلام قادیان

ڈسکہ میں مناظرہ

ڈسکہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کی عیدگاہ مشترکہ ہے۔ چوہدری نصر اللہ خانصاحب مرحوم و مغفور کے وقت سے نماز عید کا پہلا وقت احمدیوں کا ہے جو ۱۰ بجے تک ہے۔ اس کے بعد غیر احمدیوں کا۔ ۲۰۔ فروری کو جب ہم نے نماز عید کے بعد اشتہار ندائے ایمان نمبر ۲ تقسیم کیا۔ تو غیر احمدی ملّا نے اس پر جرح کی۔ ہم نے جواب کے لئے وقت مانگا۔ جو نہ دیا گیا۔ اور جمعہ کے بعد شرائط مناظرہ پر گفتگو ہوئی۔ اور وفات مسیح پر مناظرہ قرار پایا۔ ہماری طرف سے ماسٹر غلام نبی صاحب منشی فاضل اور غیر احمدی مناظر شیخ محمد حسین معہ تین دیگر مولویوں کے تھے۔ احمدی مناظر نے قرآن مجید سے متعدد دلائل دیئے۔ مگر غیر احمدی مناظر نے ان کا کوئی جواب نہ دیا۔ ہر بار غیر متعلقہ باتیں پیش کرتا رہا۔ ڈسکہ میں یہ مناظرہ نہایت کامیاب رہا۔ اللہ تعالٰی نیک نتائج پیدا کرے۔ خاکسار محمد ابراہیم از ڈسکہ

جام پور میں تبلیغ

۱۴۔ فروری مولوی عبد الغفور صاحب یہاں آئے۔ اور تین دن قیام کیا۔ نظارت دعوت و تبلیغ کی ہدایات کے ماتحت انجمن انصار اللہ قائم کی۔ جماعت کو تبلیغی جلسے منعقد کرنے کی تاکید کی۔ اور ہر روز فرداً فرداً تبلیغ کرتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایک پبلک لیکچر بھی دیا۔ سکرٹری تبلیغ جام پور

ڈچ کانسل کا اسلام

مسٹر اندریا سا ڈچ کانسل جو قادیان آیا تھا۔ اس کا ایک خط جدہ سے میرے پاس آیا ہے۔ اور اس نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ میں اس کا سلام قادیان کے تمام احمدیوں کو پہونچاؤں۔ مسز ہدایت صادق قادیان

درخواست ہائے دُعا

۱۔ اخوند محمد اکبر خاں صاحب بعارضہ کاربنکل بیمار ہیں۔ خانصاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور نہایت مخلص کارکن ہیں احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد حسین ملتان

۲۔ میری بیوی سخت بیمار ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ صحت ہونے کے بعد میں غریب فنڈ میں مبلغ دس روپے دوں گا۔ مولا بخش نمبردار چک ۳۵ جنوبی سرگودہ

۳۔ میری والدہ سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحتِ کامل و عاجل کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام حسین احمدی دہلی

۴۔ خاکسار کی اہلیہ اور بچے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد یعقوب از موگا

۵۔ برادر محمد صدیق خاں صاحب امسال کا امتحان دینے والے ہیں۔ احباب کامیابی کیلئے دعا فرماویں۔ عبد الحمید شوق متعلم مدرسہ محمود آباد

اعلان نکاح

شیخ عبد الحق احمدی ولد شیخ غلام غوث ساکن قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ سے خورشید بی بی بنت شیخ محمد الدین صاحب ساکن میلسی ضلع ملتان کا نکاح ۲ جنوری ۱۹۳۱ء مبلغ چار صد روپیہ حق مہر پر میں نے پڑھا۔ خاکسار عبد العزیز احمدی ملتان

ولادت

میرے لڑکے عزیز عبد السلام کے گھر اللہ تعالٰے نے ۱۸۔ دسمبر ۱۹۳۰ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے عبد المجید تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالٰے نیک اور خادم دین بنائے۔

خاکسار شیخ محمد بخش قادیان

دعائے مغفرت

۱۔ ۲۳۔ جنوری شیخ محمد طفیل صاحب احمدی فوت ہوگئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں خاکسار شیخ محمد ہاشم احمدی از نادان

۲۔ میری والدہ صاحبہ ۲۹ جنوری فوت ہوگئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار احمد علی احمدی۔ چھچھے

۳۔ منصبدار خاں صاحب ٹیلیفون کلرک کے نوجوان لڑکے عبد الرحمٰن خاں کا ۹۔ فروری ۱۹۳۱ء کو اچانک انتقال ہوگیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار فیاض محمد پٹیالہ

۴۔ مکرمی مولا بخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بھمیاں کا پچیس سالہ نوجوان لڑکا عزیز احمد ایک بیوہ اور ڈیڑھ سال کا بچہ چھوڑ کر انتقال کر گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار سید محمد علی شاہ

۵۔ چودھری علی محمد صاحب باجوہ ۳۰۔ جنوری ۱۹۳۱ء کو فوت ہوگئے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار یعقوب خاں گھنو کے ججہ

۶۔ مولوی عنایت اللہ صاحب ساکن چیہ بسدھواں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرانے خادم تھے۔ اور ۳۱۳۔ اصحاب میں سے تھے۔ ۲۲۔۲۳۔ جنوری ۱۹۳۱ء کی درمیانی رات کو فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں خاکسار قاضی فضل الٰہی قریشی سکرٹری تعلیم و تربیت گوجرانوالہ

۷۔ میرے والد صاحب ۱۳۔ فروری انتقال کر گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار فقیر احمد۔ احمدی جالندھر چھاؤنی۔

۸۔ میرے والد چوہدری ہیرے خاں صاحب انتقال کر گئے ہیں آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار رحمت خاں احمدی از کاٹھو گڑھ ضلع ہوشیارپور

۹۔ اخویم چوہدری ہدایت اللہ صاحب خلف مولوی اکبر علی صاحب ساکن داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ ۱۶۔ فروری ۱۹۳۱ء کو فوت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احبابِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار فیض احمد بھٹی کاتب الفضل قادیان

سو ۱۰۰ روپیہ کی جاگیر

ایک سو روپیہ سالانہ کی جاگیر سرکار کی طرف سے چوہدری حاکم علی صاحب احمدی سفید پوش چک ۹ پنیار کو تا حیات عطا ہوئی ہے۔

احباب صدقات کیطرف خاص توجہ کریں

قادیان میں سلسلہ کا مرکز ہونے کی وجہ سے مختلف ممالک کے غربا، یتامیٰ و مساکین کثرت سے موجود رہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی نگرانی میں پرائیویٹ سکرٹری صاحب کے ذریعہ ان کی حسب ضرورت امداد فرماتے رہتے ہیں۔ مستقل وظائف کے علاوہ زکوٰۃ سے متفرق طریق پر امداد کی جاتی ہے۔ جس پر خاصی رقم خرچ ہونے کے باوجود اس فنڈ کی کمی کی وجہ سے بہت سے ضرورت مند غربا کی امداد خاطر خواہ نہیں ہوتی۔ اس لئے ہمارے ذی استطاعت احباب کو صدقات کی ادائیگی میں خاص توجہ سے کام لینا چاہیئے۔ تاکہ یتامیٰ اور غربا کی دُعائیں ان کے مالوں میں برکت کا مُوجب ہوں۔

مکرمی جناب سیٹھ شجاعت حسین صاحب اوورسیر آصف وارڈس غازی پور نے اس غرض کے لئے یک صد روپیہ بمد صدقات داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ آپ نے آئندہ بھی اس قسم کی رقوم عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۱ قادیان دارالامان مورخہ ۳ مارچ ۱۹۳۱ء جلد ۱۸

فرقہ "اہلحدیث" "تلاش امیر" میں سرگردان

جماعت احمدیہ کی تنظیم اور اس کی اہمیت

خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کو جس نظام میں منسلک کیا ہے۔ اور ایک ہاتھ پر جمع کر کے جس تنظیم کا حامل بنایا ہے۔ اس کے لئے ہم جس قدر بھی شکر کریں۔ کم ہے۔ اور اس کی جتنی بھی قدر کریں۔ تھوڑی ہے۔ آج اس نظام کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو جو دوسروں کے مقابلہ میں کیا بلحاظ تعداد۔ کیا بلحاظ دولت۔ کیا بلحاظ اثر ورسوخ اور کیا بلحاظ دنیوی وجاہت کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی جس قدر رعب اور شوکت حاصل ہے۔ اور جس میں بفضل خدا روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں بڑے بڑے معاند اور مخالف بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں۔ اور اسے بطور مثال پیش کرتے ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں۔ جن کی زبانیں گو بغض وعداوت کی وجہ سے بند ہیں۔ لیکن اپنی کوشش اور جد وجہد سے یہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک بھی کامیابی اور کامرانی کا ذریعہ وہی چیز ہے۔ جس پر جماعت احمدیہ کی بنیاد قائم ہے۔ اور جو ساری جماعت کا ایک واجب الاطاعت راہ نما کے ہاتھ پر جمع ہونا ہے۔ انہی میں سے فرقہ اہلحدیث کے لوگ ہیں۔ جن کے نہ صرف دلوں میں یہ احساس پیدا ہو چکا ہے۔ کہ کامیابی کے لئے ایک ایسے نظام کی ضرورت ہے۔ جس کی نگرانی اور راہ نمائی کا کام ایک واحد شخص کے ہاتھ میں ہو۔ بلکہ ان کے دلوں سے نکل کر زبانوں پر بھی یہ بات آچکی ہے۔ اور وہ اس کے لئے عملی طور پر بھی جد وجہد کر رہے ہیں۔ لیکن نتیجہ یہ ہے کہ ان کی اس قسم کی ہر کوشش پہلے سے بھی زیادہ تفرقہ اور انشقاق کا باعث بن رہی ہے:۔

اہلحدیثوں کے ایک گروہ نے ۱۹۲۱ء میں یہ اعلان کرتے ہوئے کہ "آئندہ کو جو دور آنے والا ہے۔ اس میں وہی قوم اور وہی فرقہ زندہ رہے گا۔ جو اپنے میں اجتماعی قوت رکھتا ہوگا" "ایک سردار اور امیر اہلحدیث" تجویز کرنے کی کوشش کی۔ اور ایک کانفرنس میں یہ منصب مولوی ثناء اللہ صاحب کے سپرد کیا۔ مولوی صاحب نے اسے بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ منظور تو کر لیا۔ اور اس پر بارہا فخر کا اظہار بھی کیا۔ لیکن جس مقصد کے لئے یہ تجویز کی گئی تھی۔ کیا اس میں کامیابی بھی ہوئی۔ اس کے لئے کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔ خود مجوزہ سردار اہلحدیث کا اپنا یہ بیان ہے :۔ کہ :۔

"سردار اہلحدیث تجویز ہونے کے بعد کیا تعامل رہا۔ قابل تقریر نہ قابل تحریر ہے۔ لیکن منصوب عہدہ سے معزول نہ ہوا" (اہلحدیث ۲۰ فروری)

گویا "سردار اہلحدیث" کا اگر کوئی کارنامہ قابل تحریر ہے۔ تو صرف یہ کہ وہ عہدہ سے معزول نہیں ہوا۔ ورنہ اور جو کچھ ہوا۔ وہ "ناقابل تحریر" ہے۔ لیکن اس کارنامہ کو بھی خطرہ پیش آگیا۔ اور ۱۳۔ جولائی ۱۹۳۰ء کو ان اہلحدیثوں نے جو شروع سے ہی نہ تو سردار اہلحدیث کے انتخاب میں شریک ہوئے۔ اور نہ اس کی تائید کی۔ ایک مجلس منعقد کر کے اس میں تقرر امیر کی تحریک پیش کر دی۔ اور ستم یہ کیا۔ کہ سابق سردار اہلحدیث کو بھی اس مجلس میں مدعو کر لیا۔ گو بقول مولوی ثناء اللہ صاحب ایک صاحب نے "ان کا نام بھی امارت کے جدید منصب کے لئے پیش کر دیا۔ لیکن چونکہ انہیں اپنی کامیابی کی کوئی امید نہ تھی۔ اس لئے انہوں نے اس منصب کی مخالفت ضروری سمجھی۔ اور وجہ یہ پیش کی۔ کہ:۔

"میں تجربہ کر چکا ہوں۔ کہ کل جماعت اہلحدیث حالت موجودہ میں کسی ایک شخص کو امیر تسلیم کرنے کے لئے جمع نہیں ہو سکتی"

(اہلحدیث ۲۷۔ فروری ۱۹۳۱ء)

اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا:۔

"میں نے اس تقرر کے زمانہ میں افراد اہلحدیث کا اندازہ کر لیا ہے کہ اطاعت کے لئے تیار نہیں"

مگر "امیر" کا تقرر کرنے والوں نے مولوی صاحب کے اس تجربہ اور آپ بیتی کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور ایک شخص کو امیر بنا ہی لیا۔ اس کے بعد انہوں نے کوشش کی۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جنہوں نے "افراد اہلحدیث" کے متعلق اپنا یہ تجربہ بیان کیا تھا۔ کہ وہ "اطاعت کے لئے تیار نہیں" اور "کل جماعت اہلحدیث حالت موجودہ میں کسی ایک شخص کو امیر تسلیم کرنے کے لئے جمع نہیں ہو سکتی" ان کے متعلق معلوم کریں۔ کہ وہ خود بھی ایسے ہی لوگوں میں سے تو نہیں۔ اس کے متعلق ان کا اپنا بیان ہے:۔

"میں نے کہا۔ میں اس امر کے لئے طیار نہیں"

گویا جو الزام وہ دوسرے اہلحدیثوں پر لگاتے تھے۔ اور جس بات کی شکایت وہ دوسروں کے متعلق کرتے تھے۔ اس کا کھلم کھلا ارتکاب انہوں نے خود کیا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ وہ خود بھی جماعت اہلحدیث میں سے کسی کو امیر تسلیم کرنے اور اس کی اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا:۔

"میں جانتا ہوں۔ کہ اکثر اعیان جو قابل شرکت اور موجب برکت ہو سکتے ہیں۔ تسلیم امارت کے لئے طیار نہیں ہونگے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تنظیم نہ ہوگی"

جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ فرقہ اہلحدیث کے عام لوگ نہیں بلکہ "اکثر اعیان جو قابل شرکت اور موجب برکت ہو سکتے ہیں" وہ بھی اپنے میں سے کسی کی امارت تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ گویا باوجود اس دعوے کے کہ "اصل دین" کے حامل وہی ہیں۔ اور اسلام کی صحیح تعلیم پر انہی کا عمل ہے۔ اور باوجود اس ادعا کے کہ "فرقہ اہلحدیث تعداد کے لحاظ سے بہت کافی تعداد رکھتا ہے" انہیں اپنے میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جس کی اطاعت کے لئے وہ طیار ہو سکیں یا حتےٰ کہ وہ جو اپنی سرداری کا سکہ چلانے میں ناکامی کا مونہہ دیکھ کر دوسروں کو اطاعت نہ کرنے کا مجرم قرار دے رہا تھا۔ وہ بھی اپنے میں سے کسی دوسرے کی اطاعت کے لئے طیار ہونے سے کھلم کھلا انکار کر رہا ہے۔ اور باوجود یہ کہنے کے انکار کر رہا ہے۔ کہ "آئندہ کو جو دور آنے والا ہے۔ اس میں وہی قوم اور وہی فرقہ زندہ رہے گا۔ جو اپنے میں اجتماعی قوت رکھتا ہوگا"

کیا ان حالات اور واقعات سے ظاہر نہیں۔ کہ فرقہ اہلحدیث کے لوگ باوجود اپنے اندر "اجتماعی قوت" پیدا کرنے کی ضرورت محسوس کرنے کے۔ باوجود اس غرض کے لئے اپنے میں سے کسی ایک شخص کو تلاش کرنے کے۔ باوجود اس کے لئے "امیر" کا خطاب تجویز کرنے کے اور باوجود اس کے ہاتھ پر جمع ہونے کی خواہش رکھنے کے پھر بھی اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور علے الاعلان تسلیم کر رہے ہیں کہ "جماعت اہلحدیث کسی ایک شخص کو امیر تسلیم کرنے کے لئے جمع نہیں ہو سکتی" چونکہ اس بات کی تصدیق مجوزہ سردار اہلحدیث نے نہ صرف اپنے تجربہ سے بلکہ اپنے عمل سے بھی کر دی ہے۔ اسلئے اس کے درست اور صحیح ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بالکل واضح اور ثابت شدہ امر ہے۔ اور ضروری تھا۔ کہ ایسا ہی ہوتا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی کوشش اسے روک نہ سکتی۔ کیونکہ اگر دنیا میں مسلمان کہلانے والا کوئی ایک فرقہ بھی ایسا ہوتا۔ جو اپنی سعی اور کوشش سے "اجتماعی قوت" پیدا کر سکتا۔ اپنی راہ نمائی اور نگرانی کے لئے "کسی ایک شخص کو امیر تسلیم کرنے کے لئے جمع ہو سکتا۔ اپنی بہتری اور بہبودی

کی خاطر ایک انسان کی "اطاعت کے لئے طیار" ہوسکتا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بعثت کا یہ زمانہ نہ ہوتا۔ لیکن اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بعثت ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں میں سے نہ تو کوئی "ایک شخص" اس بات کا اہل تھا۔ کہ لوگ اس کے ہاتھ پر جمع ہوسکتے۔ اور نہ مسلمان کہلانے والوں میں یہ اہلیت باقی رہ گئی تھی۔ کہ خود بخود اپنے میں سے کسی ایک شخص کو منتخب کرکے اسکی اطاعت کے لئے طیار ہوسکتے۔ جب یہ حالت پیدا ہوگئی۔ تو خدا تعالےٰ نے خود اس شخص کو مبعوث فرمایا۔ جو سب کی راہ نمائی کی قابلیت رکھتا تھا۔ اور جس کی اطاعت کے لئے لاکھوں انسان کھڑے ہوگئے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ذات بابرکات ہے۔ آپ نے نہ صرف اپنے ہاتھ پر دُنیا کے ہر گوشہ اور ہر فرقہ کے انسانوں کو جمع کیا۔ اور ایک سلک میں منسلک کردیا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اپنی جماعت کے لئے ایسا انتظام مقرر کردیا۔ کہ جب تک جماعت اس پر کاربند رہے گی۔ اس کی تنظیم نہ صرف ساری دنیا کے لئے قابلِ رشک رہے گی۔ بلکہ خود اس کے لئے بھی عظیم الشان ترقیوں اور کامیابیوں کا باعث ہوگی۔ اور وُہ سلسلہ خلافت ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:۔

"میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وُہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وُہ دُوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ میں صراحت کے ساتھ بتا دیا ہے۔ کہ آپ کے بعد جماعت احمدیہ کی تنظیم کی کیا صورت ہوگی۔ اور یہ صُورت کس قدر خیر و برکت کا موجب ہوگی۔ اس کا مشاہدہ جماعت احمدیہ خدا کے فضل و کرم سے نہایت خوبی کے ساتھ کر رہی ہے اور ہر روز قومی وحدت کے برکات جن کی بنیاد خلافت ہے۔ دیکھ رہی ہے لیکن ان برکات اور فیوض کی قدر و قیمت اس وقت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے جب یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ دوسری اقوام باوجود انتہائی خواہش اور کوشش کے اپنی تنظیم میں نہ صرف ناکام ہو رہی ہیں۔ بلکہ اس کی طرف سے بالکل مایوس ہوچکی ہیں۔ اس کی تازہ اور واضح مثال فرقہ اہلحدیث کے وُہ حالات ہیں۔ جو اوپر درج کئے جاچکے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر کرنا چاہیئے۔ جس نے اسے نہ صرف اس برگزیدہ ہستی کو شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جو مسلمانوں کو ایک سلک میں منسلک کرنے کے لئے آئی۔ بلکہ تنظیم جماعت کے متعلق اس کے بیان فرمودہ طریق پر کاربند ہونے کا بھی شرف بخشا۔ اور دامنِ خلافت سے وابستہ ہو کر اسے وُہ چیز حاصل ہے جس سے دوسرے لوگ محروم ہیں۔ اور باوجود خواہش اور کوشش کے اسے حاصل کرنے میں ناکامی کا منہ دیکھ رہے ہیں۔

ایسی صورت میں کیا جماعت احمدیہ کا فرض نہیں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ اس کا جو نظام قائم کیا ہے۔ اور جس کے برکات وُہ ہر آن مشاہدہ کر رہی ہے۔ اس کی قدر و قیمت کے اعتراف کا ثبوت اپنے ہر ایک عمل سے دے۔ اور اس سے وابستگی۔ اور اس کی اطاعت کا وُہ نمونہ دکھائے۔ کہ اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہ رہے تا کہ اس کا ہر فرد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کا مصداق ثابت ہو:۔

"خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وُہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وُہ شہر بابرکت ہوگا۔ جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا"۔

خدا تعالےٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسا ہی بنائے۔ تاہم نہ صرف خود اس کی خاص برکات سے بہرہ اندوز ہوں۔ بلکہ مُسلمان کہلانے والوں پر اور ان پر جو اپنے اندر تنظیم اور یکجہتی پیدا کرنے سے مایوس ہوچکے ہوں۔ ثابت کردیں۔ کہ اب سوائے اس کے کوئی تنظیم قائم نہیں ہوسکتی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کی ہے اور سوائے اس کے کوئی نظام زندہ نہیں رہ سکتا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بعد خلافت کے رنگ میں قرار دیا ہے۔

عورتوں کی بے جا آزادی

عورتوں کی بے جا آزادی کے حامی اگر غور و فکر سے کام لیں تو اب بھی دیکھ سکتے ہیں۔ کہ اُن کا قدم کدھر اٹھ رہا ہے۔ اور ابھی چونکہ بات حد سے نہیں بڑھ گئی۔ اس لئے بہت کچھ اصلاح کی توقع ہو سکتی ہے۔

چند دن ہوئے لاہور میں اس بات پر بحث ہوئی۔ کہ آیا لڑکے لڑکیوں کی تعلیم اکٹھی ہونی چاہئے یا نہیں۔ مردوں میں سے بہت سے مقررین نے کہا۔ کہ لڑکے لڑکیوں کی یکجا تعلیم چال چلن پر بُرے اثرات پیدا کرے گی۔ لیکن عورتوں میں سے کسی ایک نے بھی مشترکہ تعلیم کے خلاف آواز نہ اٹھائی۔ بلکہ ہر ایک عورت نے اس کے حق میں تقریر کی۔ اور کہا۔ لڑکے لڑکیوں کا اکٹھا پڑھنا چلن پر کوئی بُرا اثر نہیں ڈال سکتا۔ بات یہ ہے۔ کہ جب چلن کی تعریف ہی بدل دی جائے۔ تو پھر اس پر بُرے اثر کا مفہوم بھی وہ نہیں رہ جائے گا۔ جو آج تک سمجھا جاتا ہے۔ اگر عورتوں میں تبدیلی کی یہی رفتار رہی۔ تو وُہ وقت دُور نہیں ہے۔ جبکہ مغرب سے بھی زیادہ مشرق کی عورت ماتا عریاں ہوجائے گی۔

کشمیر میں اخبار "انقلاب" کا داخلہ بند

جب سے معزز معاصر "انقلاب" نے مسلمانان کشمیر کی حالتِ زار پر نہ صرف اعلیٰ عمّال ریاست کو بلکہ خود مہاراجہ صاحب بہادر کو توجہ دلانے کی کوشش شروع کی۔ اور نہایت ہی دردناک واقعات باثبوت پیش کئے۔ اسی وقت سے ہندوؤں کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکنے لگا۔ ادھر ہندو اخبارات نے نہ صرف ریاست میں اس کے داخلہ پر بندش عائد کرنے کے لئے زور دینا شروع کیا۔ بلکہ اپنے خاص ذرائع سے ہوا کا رُخ معلوم کرکے پہلے ہی لکھ دیا کہ بندش عائد کردی گئی ہے۔ آخر ایسا ہی ہوکر رہا۔ جس پر ہندو اخبار خوشیاں منا رہے ہیں۔ لیکن ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔ اس کا مطلب سوائے اس کے کیا ہوسکتا ہے۔ کہ وُہ افسر جو مسلمانانِ کشمیر کے متعلق بے انصافی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ وُہ اپنے اس قسم کے افعال سے آنکھیں بند کرلینا چاہتے ہیں۔ ورنہ ریاست میں "انقلاب" کا داخلہ بند کردینے سے وُہ باقی دنیا کو ان واقعات سے کیونکر بے خبر رکھ سکتے ہیں۔ اور کس طرح اپنی انصاف پسندی کا قائل بنا سکتے ہیں۔

ہمارے نزدیک یہ طریق عمل بے حد افسوسناک ہی نہیں۔ بلکہ خود ریاست کے مفاد کے لئے بھی نقصان رساں ہے۔ خاصکر اس صورت میں جبکہ انقلاب بارہا یہ اعلان کرچکا ہے۔ کہ جو کچھ حکام ریاست کے متعلق اس میں شایع ہو رہا ہے۔ اس میں اگر کوئی بات غلط اور بے بنیاد ہو۔ تو ثابت ہوجانے پر وُہ خود اس کی تردید کے لئے تیار ہے۔ ذمہ وار حکام کا اس طرف متوجہ نہ ہونا۔ اور انقلاب کا داخلہ بند کردینا ان کے حق میں مفید نتیجہ نہیں پیدا کرسکتا۔ اور نہ ان کی مسلمانوں کے خلاف کارروائیاں پردۂ راز میں رہ سکتی ہیں۔ وُہ بدستور دُنیا کے سامنے آتی رہیں گی۔ اور یہ ظاہر کرتی رہیں گی۔ کہ مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت کس طرح غیر مسلم حکام کے بس میں ہونے کی وجہ سے مسلی اور تباہ کی جارہی ہے۔

ہم حضور مہاراجہ صاحب کشمیر سے جو اس وقت ولایت میں ہیں توقع رکھتے ہیں۔ کہ وُہ اس قسم کی کارروائی ہرگز روا نہ رکھتے۔ اب بھی اپنی ریاست کی نیک نامی اور عُمدہ شہرت کے لئے اگر وُہ چاہیں۔ تو اسے منسوخ فرما سکتے ہیں۔

ڈائرکٹر جنرل ڈاک و تار کا افسوسناک فیصلہ

ڈائرکٹر جنرل محکمہ تار و ڈاک کا یہ فیصلہ مسلمانوں کے لئے نہایت ہی رنج اور افسوس کا موجب ہے۔ کہ انہوں نے پنجاب و صوبہ سرحد کی پوسٹل اینڈ آر۔ ایم۔ ایس مسلم یونین کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ اور وجہ یہ بتائی ہے کہ یہ چونکہ صرف مسلمانوں کی یونین ہے۔ اس لئے قابل تسلیم نہیں۔ اس میں ہر قوم و ہر مذہب کے ملازمین شامل ہونے چاہئیں۔

اگر ڈائرکٹر صاحب اس بات پر ذرا بھی غور فرماتے۔ کہ اس یونین کے قائم کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ تو وُہ بیان کردہ وجہ کی بناء پر اسے تسلیم کرنے سے انکار نہ کرتے۔ چونکہ ہندو ملازمین ڈاک خانہ کے مقابلہ میں مسلمان نہایت کس مپرسی کی...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

عید میں عید

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۲۰ فروری ۱۹۳۱ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

بعض دنوں کو بعض زمانوں سے مشابہت ہوتی ہے۔ اور اس مشابہت کی وجہ سے وہ اور بھی

زیادہ مبارک

ہو جاتے ہیں۔ حج ایک عبادت ہے۔ اور بہت بڑی عبادت ہے ساری دنیا کے مسلمان جنہیں خدا تعالیٰ توفیق دے۔ اس موقعہ پر جمع ہوتے ہیں۔ اور اللہ اس کے رسول اس کے دین۔ اس کی کتاب اور اس کی عظمت کے گھر سے عقیدت اور اخلاص کا اظہار کرتے ہیں اپنے بھائیوں سے اخوت و محبت اور مخلصانہ خیالات ظاہر کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوتے ہیں جب یہ حج کا دن جمعہ کے دن آئے تو

حج اکبر

کہلاتا ہے۔ یعنی اس دن دو عیدیں جمع ہو جاتی ہیں۔ دو برکتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح آج بھی ہمارے لئے

دو عیدیں

جمع ہو گئیں۔ ایک عید الفطر۔ اور دوسری عید الجمعہ۔ پس اس لحاظ سے یہ دن اور بھی زیادہ برکتوں اور افضال کا موجب ہو گیا۔ اور پھر اس لحاظ سے اور بھی اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ یہ دن ایک خاص زمانہ پر دلالت کرتا ہے اس لحاظ سے اس دن کی پوری تمثیل اگر کسی قوم کے سامنے آ سکتی ہے۔ تو وہ صرف ہماری ہی جماعت کے سامنے آ سکتی ہے۔ کیونکہ آج کا دن بتا رہا ہے۔ کہ

جمعہ کے دن ایک اور عید

بھی آ سکتی ہے۔ اور یہ وہ زمانہ ہے۔ جس میں

محمدیت کے اندر احمدیت

کی عید آئی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا زمانہ تو قیامت تک ہے۔ اس لئے آپ کے ذریعہ جو عید قائم ہوئی۔ وہ کبھی ختم نہیں ہو سکتی ہو۔ قسمت لوگ اپنے لئے خود ختم کر لیں۔ تو کر لیں مگر ان کی حالت ایسی ہی ہوگی۔ جیسے

عید کے دن کسی کے گھر ماتم

ہو جائے۔ اس سے عید نہ جاتی رہے گی۔ اسی طرح اگر مسلمان کہلانے والے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منہ موڑ لیں۔ اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کو ترک کر دیں۔ تو اس سے آپ کے زمانہ کا انقطاع نہیں ہو سکتا۔ ہم یہ تو کہیں گے۔ کہ ایسے لوگوں کے گھروں میں ماتم بپا ہو گیا۔ اور وہ ماتم کر رہے ہیں۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ قائم شدہ عید نہ رہی۔ وہ عید اسی طرح جاری رہے گی۔ ہاں اس کے دوران میں ایک اور عید آ سکتی ہے۔ اور وہ آئی۔ یعنی

آخری زمانہ کا مصلح

اور مامور جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے انبیاء سے پیش گوئیاں کرائیں۔ اسے ظاہر کر دیا۔ پس جس طرح آج جمعہ کے دن عید آ گئی ہے۔ اور اس طرح دوہری عید بن گئی ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عید شامل ہو گئی۔ نادان کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کوئی نبی کیونکر آ سکتا ہے۔ کیا آپ کا زمانہ ختم ہو گیا۔ ہم کہتے ہیں۔ کیا آج عید۔ جمعہ کے آنے سے ختم ہو گئی۔ آج جمعہ بھی آیا اور عید بھی آئی۔ آج ہم عید بھی منا رہے ہیں۔ اور جمعہ بھی۔ آج عید بھی شام تک چلی جائیگی۔ اور جمعہ کا دن بھی۔ کیونکہ آج عید جمعہ کے اندر آ گئی۔ پس جس طرح آج کا دن دو عیدیں اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔ اسی طرح

موجودہ زمانہ

جو ہے۔ یہ بھی دو عیدوں کا مجموعہ ہے۔ دو عظیم الشان ظہور اس میں ہوئے اس میں ایک ظہور تو ایسا آیا۔ جو

اولیت کے لحاظ سے

تمام مقامات اور تمام درجات سے افضل ہے۔ اور دوسرا ایسا ہے۔ جو

آخریت کے لحاظ

سے تمام مقامات سے افضلیت رکھتا ہے۔ یعنی یہ زمانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ جو اپنے فیض کے لحاظ سے تمام انبیاء کے زمانوں سے خواہ وہ شرعی نبی ہوں۔ یا غیر شرعی۔ افضل ہے۔ پھر یہ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔ جو تمام انبیاء کے زمانوں سے جو کسی شرعی نبی کی شریعت کے اظہار یا اس کے قائم کرنے کے لئے آئے۔ افضل ہے۔ پس اس زمانہ میں

دو افضلیتیں

جمع ہو گئیں۔ اولیت کی افضلیت بھی اور آخریت کی افضلیت بھی۔ اور یہ اپنی برکتوں اور فضیلتوں کے لحاظ سے

غیر معمولی برکات

کا زمانہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں۔ میں امتی نبی ہوں۔ اس سے شاید کوئی یہ سمجھے۔ کہ امتی نبی ہونے کی وجہ سے آپ کا درجہ کم ہوگا۔ اس لئے آپ فرماتے ہیں۔ امتی نبی ہونا درجہ کی کمی پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ یہ

فخر کا مقام

ہے۔ کیونکہ مجھ میں دو کمال جمع ہو گئے۔ میں ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوں۔ تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قوت قدسیہ اور کمال فیضان ثابت ہو۔ پس اس میں تو کوئی شبہ نہیں۔ کہ امتی اپنے متبوع سے نچلے درجہ میں ہی ہوگا۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکات سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ تو میرے عقیدہ میں اپنے

متبوع کے غیر کی نسبت

اپنے آپ کو افضل قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ میں ایک وقت میں دو کمال جمع ہو گئے۔ ایک کامل استاد کا انعکاس اپنے اندر رکھنے کا کمال اور دوسرا کامل استاد ہونے کا۔ آپ منور ہوئے۔ ایک ایسے سورج سے جس کی مثال نہیں۔ اور منور کئے گئے۔ ایک ایسی امت کے لئے جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ کیونکہ وہ امت

امتِ محمدیہ

ہے۔ اگر آپ نے عکس لیا۔ تو ایک ایسی ہستی سے جو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ہستی ہے۔ اور اگر عکس ڈالا تو ایسی امت پر جو ساری امتوں کے لئے قابل رشک ہے۔ پس جو انسان اس امت کو قابل رشک بنانے میں معتد بہ کام کرتا ہے۔ اس کے

درجہ کی افضلیت

کا کون انکار کر سکتا ہے۔

پس یہ زمانہ آج کے دن کی طرح ایک خاص خصوصیت رکھتا ہے اور اس کے لئے ہمیں بھی ویسی ہی تیاری کرنی چاہیئے۔ جیسی کہ دو عیدوں کے لئے کرتے ہیں۔ دو عیدوں کے ایک دن جمع ہونے کے کیا معنے ہیں۔ یہ کہ دو خطبے پڑھے گئے۔ اور دو نمازیں ادا کی گئیں۔ در اصل

مسلمان کی عید کے معنے

رہی یہ ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کیلئے وُہ اور زیادہ قربانی کرتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے ہمیں ایسے زمانہ میں پیدا کیا ہے۔ جو دو عیدوں کا مظہر ہے۔ اس میں

محمدیت کا جلال اور احمدیت کا جمال

ظاہر ہوا۔ تو ہمیں بھی چاہئے۔ کہ دوہرا کام کریں۔ خدا تعالیٰ کا کوئی کام بلا حکمت نہیں ہوتا۔ وجہ کیا ہے۔ کہ اس نے اس زمانہ میں دو شانیں جمع کر دیں۔ اسی وجہ سے کہ اس زمانہ میں دنیا میں ایسا فتنہ رونما ہونا تھا۔ جس کے مقابل کا پہلے کبھی نہیں ہُوا۔ چنانچہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس

آخری زمانہ کے فتنہ کے متعلق

نوح سے لیکر آخر تک تمام انبیاء خبریں دیتے آئے ہیں۔ چونکہ اس زمانہ کا فتنہ ایسا تھا۔ جس کی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہ ملتی تھی۔ اس لئے اس کو دُور کرنے کے لئے نبی بھی ایسا بھیجا گیا جس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ یعنی اسے

دو نور

عطا کئے گئے۔ ایک رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کا۔ اور دوسرا نبی ہونے کا۔ پس اس نے نبی ہونے کے لحاظ سے تو یہ بتایا۔ کہ آقا کیسا ہونا چاہئے۔ اور امتی ہونے کے لحاظ سے یہ بتایا۔ کہ تابع کیسا ہونا چاہئے۔ گویا اس زمانہ میں ایک بہت بڑا فتنہ نبوت کا انکار تھا۔ اور دوسرا نبی کی اطاعت کا مفہوم بدل گیا تھا۔ ان

مسلمان کہلانے والے

کہتے تھے۔ اس سے اسلام کا کیا تعلق۔ کہ نماز پڑھی جائے۔ یا نہ پڑھی جائے۔ ان کی مثال اس شخص کی سی تھی۔ جس کے متعلق مشہور ہے۔ کہ اس کا دعویٰ تھا۔ میں بڑا بہادر ہوں۔ پرانے زمانہ میں ہر شخص اپنی خاص صفت کے مطابق اپنے

جسم پر نشان

گدواتا تھا۔ آج کل یہ رسم بہت کم ہو گئی ہے۔ افریقہ یا امریکہ کے اصلی باشندوں میں پائی جاتی ہے۔ ان میں سے اگر کوئی کارنامے نمایاں کرے۔ تو ان کا نشان اپنے جسم پر گدواتا ہے۔ حتّٰی کہ بعض کے سارے جسم پر ایسے نشانات ہوتے ہیں۔ جب اس شخص کے دل میں یہ وہم پیدا ہوا۔ کہ میں بڑا بہادر ہوں۔ تو اسے خیال آیا۔ کہ اس کا نشان گدوانا چاہئے۔ اور اس کے لئے اس نے شیر کی شکل تجویز کی۔ یہ فیصلہ کر کے وُہ گودنے والے کے پاس گیا۔ اور اسے کہا میرے جسم پر

شیر کی شکل

گود دو۔ کیونکہ سب سے بہادر جانور یہی ہوتا ہے۔ اور میں بھی سب سے بڑا بہادر ہُوں۔ گودنے والے کو اپنی اجرت سے غرض تھی۔ اسے کیا۔ کہ کوئی شیر کے مشابہ ہے۔ یا گیدڑ کے۔ وُہ شیر کی شکل گودنے کے لئے تیار ہو گیا۔ لیکن جب اس نے سوئی لے کر جسم میں سرمہ بھرنا شروع کیا۔ تو اس شخص نے درد محسُوس کر کے پوچھا۔ کیا کرتے ہو۔ گودنے والے نے کہا

شیر کا کان

گودنے لگا ہوں۔ اس نے کہا۔ یہ بتاؤ۔ اگر شیر کا کان کٹ جائے۔ تو وُہ شیر رہتا ہے۔ یا نہیں۔ گودنے والے نے کہا۔ شیر ہی رہتا ہے۔ اس نے کہا۔ اچھا کان چھوڑ دو۔ آگے گود دو۔ اس نے جب دوسرا کان گودنا شروع کیا۔ تو پھر اس نے پوچھا۔ شیر کا دوسرا کان بھی نہ ہو۔ تو وُہ شیر رہتا ہے۔ یا نہیں۔ اس نے کہا۔ رہتا ہے۔ کہنے لگا۔ اسے بھی چھوڑ دو۔ اسی طرح کہتے کہتے اس نے ٹانگیں۔ دُم وغیرہ کے متعلق بھی کہدیا۔ کہ اگر یہ عضو نہ ہوں۔ تو شیر رہتا ہے۔ یا نہیں۔ گودنے والے نے کہا۔ ایک آدھ عضو نہ ہو۔ تب تو شیر رہتا ہے۔ لیکن یہاں تو تم نے سارا شیر ہی غائب کر دیا۔

یہی حال ان لوگوں کا تھا۔ انہوں نے

اسلام کا ایک ایک حکم

ترک کر کے سارا اسلام اڑا دیا۔ جب انہیں نماز کے لئے کہا گیا۔ تو کہدیا۔ اگر ہم نماز نہ پڑھیں۔ تو کیا ہم مسلمان نہیں رہتے۔ روزہ کے لئے کہا گیا۔ تو کہدیا۔ کیا اگر روزہ نہ رکھیں۔ تو مسلمان نہیں رہتے۔ اسی طرح حج اور زکوٰۃ کے لئے کہدیا۔ آخر ان کی حالت اس

عورت کی لونڈی

کی سی ہو گئی۔ جس کے متعلق کہتے ہیں۔ وُہ ہر روز سحری کو اُٹھکر کھانا کھا لیتی۔ مگر روزہ نہ رکھتی۔ ایک دن عورت نے اسے کہا۔ جب تم روزہ نہیں رکھتیں۔ تو سحری کیوں کھاتی ہو۔ اس پر وُہ کہنے لگی۔ میں نماز نہیں پڑھتی۔ روزہ نہیں رکھتی۔ کیا سحری بھی نہ کھاؤں۔ تو بالکل کافر ہی ہو جاؤں۔ گویا سحری کھانا بھی اس کے نزدیک مسلمان ہونے کی علامت تھی۔ اور نماز نہ پڑھنے۔ روزہ نہ رکھنے کی صورت میں اس کا سحری کھا لینا ہی کافی تھا۔

پس سوائے اس کے کہ وہ مسلمان کہلاتے۔ کونسی بات مسلمانوں والی ان میں رہ گئی تھی۔ ان میں سے جو لوگ تعلیم یافتہ کہلاتے ہیں۔ ان کو دیکھو۔ تو نہ وُہ نمازیں پڑھیں گے۔ نہ روزے رکھیں گے۔ نہ حج کرینگے۔ نہ زکوٰۃ دینگے۔ نہ اخلاق فاضلہ ان میں پائے جائینگے۔ مگر سب سے زیادہ یہی کہینگے۔ کیا یہ باتیں نہ ہوں۔ تو ہم مسلمان نہیں رہتے۔ ان باتوں کا مسلمان ہونے سے کیا تعلق۔

ان سے پُوچھو

ان باتوں کو چھوڑ کر اور کیا کرتے ہو۔ کہ تمہیں مسلمان سمجھا جائے۔ عقائد ان کے درست نہیں۔ اعمال ان کے ٹھیک نہیں۔ دعا پر انہیں ایمان نہیں۔ قیامت۔ جزاء و سزا کے وُہ منکر ہیں۔ تمام صفات سے معطل خدا کو وُہ مانتے ہیں۔ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ایک بڑا آدمی وُہ قرار دیتے ہیں۔ اور یہ نہیں مانتے۔ کہ آپ پر خدا تعالےٰ کا الہام نازل ہوا۔ پھر کونسی چیز مسلمان ہونے کی ان میں رہ گئی ہے۔

غرض اس زمانہ میں

امتیت کا مفہوم

بالکل بدل گیا تھا۔ پہلے تو فدائیت میں غلو کا یہاں تک نظارہ نظر آتا ہے۔ کہ جو کام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ صحابہ بھی وہی کرنا اپنے لئے خیر اور برکت کا موجب سمجھتے تھے۔ حتّٰی کہ آتا ہے۔ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ جہاں بیٹھکر پیشاب کیا۔ ایک صحابی وہیں بیٹھ گئے۔ لیکن آج کل یہ حالت ہو گئی۔ کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا۔ اس میں سے کچھ بھی نہ کرینگے۔ اور یہ احسان جتائیں گے۔ کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مان لیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ایسے زمانہ میں ظاہر ہو کر بتایا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی کیسا ہونا چاہئے۔ آپ نے ایسی

کامل اتباع

کی۔ کہ اس زمانہ میں بھی جسے روشنی کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ دنیا کو ماننا پڑا۔ کہ ایسا شخص بھی ہو سکتا ہے۔ جو رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل متبع ہو۔ جس کے پاس دُنیا کے عقلمند آئیں۔ اور اُسے مانیں۔ یہ نظارہ ہے۔ جو آپ نے رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کا دکھایا۔

ایک دفعہ ایک سٹیشن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام تشریف رکھتے تھے۔ کہ

پنڈت لیکھرام

نے آکر آپکو سلام کیا۔ چونکہ وُہ آریوں میں بہت مشہور تھا۔ اس لئے بعض ایسے لوگوں نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے لیکن ان کی نظر وہاں تک نہ پہونچی تھی۔ جہاں تک خدا تعالےٰ کے نبی کی پہونچی تھی۔ انہوں نے سمجھا۔ لیکھرام کے آکر سلام کرنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام بہت خوش ہونگے۔ اس لئے انہوں نے کہا حضور پنڈت لیکھرام سلام کہتے ہیں۔ مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے سمجھا۔ آپ نے لیکھرام کو دیکھا نہیں۔ لیکھرام نے بھی یہی خیال کیا۔ اور دوسری طرف سے ہو کر پھر سلام کیا۔ اور بتانے والوں نے پھر اس کا نام لیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے شرم نہیں آتی۔ میرے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے۔ اور مجھے سلام کرتا ہے۔ یہ وہ نظارہ تھا۔ جو امتی ہونے کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موقعہ پر دکھایا۔

غرض آپ نے آکر موجودہ زمانہ کے دونوں بڑے نقص دُور کر دیئے۔ نبی ہونے کا انکار کرنے والوں کے لئے نبی ہو کر اور امتی کی حقیقت سے ناواقف ہو جانے والوں کے لئے امتی ہو کر۔ آپ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بنے۔ تو ایسے

کامل امتی

بنے۔ کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وُہ عشق۔ وُہ فداکاری اور وُہ محبت دکھائی۔ جس کی کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ ایک شخص کا

غیر احمدی ہونیکی حالت کا قول

مجھے یاد آ گیا۔ اب تو وُہ احمدی ہے۔ جب رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مسلسل بدزبانی کی گئی۔ اور مذہبی پیشواؤں کے خلاف بدزبانی کے متعلق

156

ایجیٹ بنا۔ تو اس نے کہا۔ اگر مرزا صاحب اس وقت ہوتے۔ تو وہ ضرور اس ایجیٹ کی زد میں آجاتے۔ یہ تو اس نے اپنی اس وقت کی حالت کے لحاظ سے کہا۔ کیونکہ وہ نہ جانتا تھا۔ کہ آپ کو اس ایجیٹ کی زد میں لاکر جیل خانہ میں لے جانے والا کوئی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر یہ کہنے سے مراد یہ تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف لکھنے والوں کو آپ ضرور دندان شکن جواب دیتے۔ اور پھر وہ حکومت کے پاس چیخنے چلاتے جاتے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امتی ہونے کا ایسا نظارہ دکھایا۔ کہ اب جوں جوں یہ نظارہ دنیا کے سامنے آتا جائیگا آنکھیں رکھنے والے اور دیکھنے والے یہ نہ کہہ سکیں گے۔ کہ

امتی ہونے کا مفہوم

بدل گیا۔

اسی طرح لوگ نبوت کے منکر ہو چکے تھے۔ اور کہا جاتا تھا۔ پرانے زمانہ میں الہام نازل ہونے کا جو دعویٰ کیا جاتا تھا۔ اسے لوگ مان لیتے تھے۔ اب دنیا تعلیم یافتہ ہو گئی ہے۔ اس لئے اب کوئی نہیں مان سکتا۔ ایسے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعویٰ کیا کہ میرا آقا اور سردار تو الگ رہا مجھ پر

خدا کا الہام

نازل ہوتا ہے۔ پہلے پہل دنیا نے اس کا انکار کیا۔ اور اس دعویٰ پر ہنسی لیکن ابھی کوئی زیادہ زمانہ نہیں گزرا۔ کہ کئی عیسائی یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی یہ کہنے والے پائے جاتے تھے۔ کہ گو ہم مرزا صاحب کا دعویٰ نہ مانیں۔ لیکن ہم انہیں جھوٹا اور فریبی نہیں کہہ سکتے۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ اسے سچ مان کر اور سچ سمجھ کر کہتے ہیں۔ کئی انگریزوں نے ایسی کتابیں لکھی ہیں جن میں لکھا ہے۔ کہ ہم مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں کہہ سکتے۔ یہ تو نہ ماننے والوں کے بیانات ہیں۔ لیکن ماننے والے بھی لاکھوں موجود ہیں۔

غرض اس زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ نے نبوت منوا کر دکھا دی

نادان پیغامی

لاہور میں بیٹھے شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کو نبی بنا کر اسلام کو نقصان پہنچا دیا گیا۔ مگر وہ کیا جانیں۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ انہیں دور کرنے کے لئے نبی کا آنا ہی ضروری تھا۔ دنیا کہتی تھی۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ جہالت کا زمانہ تھا۔ اس وقت جو بات تسلیم کرائی گئی۔ موجودہ روشنی کے زمانہ میں اس کی کوئی وقعت نہیں ہو سکتی۔ یہ نہ صرف اسلام کے مخالف ہی کہتے ہیں۔ بلکہ خود مسلمان کہلانے والے نئی روشنی کے دلدادہ سو میں سے ۹۹ ایسے ہونگے۔ جو یہ کہتے تھے۔ کہ قرآن کے الفاظ خدا کے الفاظ نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے الفاظ ہیں ان میں بہت اچھے خیالات ہیں۔ لیکن یہ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوئے۔ یہ ہم نہیں مان سکتے۔ غرض اس زمانہ میں

سب سے بڑا حربہ

یہی چلا۔ کہ الہام کیا چیز ہے۔ یہ ایک وہم ہے۔ جس میں لوگ مبتلا رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ خواہ تم کچھ کہو۔ خود میرے کانوں نے جب خدا تعالیٰ کی آواز سنی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کی وجہ سے سنی۔ تو میں کسطرح انکار کر سکتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ صرف الہام ہوئے۔ بلکہ آپ کی غلامی اختیار کرنے والے ہزاروں الہام پا رہے ہیں۔ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ نبوت ایک

حقیقی چیز

ہے

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو مقام ظاہر فرمائے

ایک

کامل امتی

بن کر امتیت کی جو شکل بگڑ چکی تھی۔ اس کی اصلاح کی۔ اور اصل شکل میں قائم کر کے اسے نئی زندگی بخشی دوم

نبی بن کر

نبوت کا جو مقام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر بتایا تھا۔ اسے قائم کیا۔ اس طرح آپ کے ذریعہ دونوں مقام محمدیت کا۔ اور احمدیت کا ظاہر ہوئے۔ پس یہ بہت بڑی برکات کا زمانہ ہے۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ یہ کب تک چلے۔ مگر یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے اس کی برکات کو کانوں سے سنا۔ آنکھوں سے دیکھا۔ جسموں سے محسوس کیا۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ آئندہ بھی ہم ہماری نسلیں اور ان کی نسلیں جب تک خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو۔ اور ہمیشہ ہی شامل ہو۔ ان برکتوں سے حصہ پائیں ؛

غیر مبایعین کی حالت انکی انجمن کے پریذیڈنٹ کے الفاظ میں

غیر مبایعین کی انجمن پونچھ کے پریذیڈنٹ مرزا عبد الکریم صاحب تاجر کی طرف سے ہمیں ایک مضمون پہنچا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی انجمن کے ممبروں کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے درخواست کی ہے۔ کہ ان کی جماعت یعنی مرکزی غیر مبایعین تک پہنچا دیا جائے۔ ہم ساری تحریر تو شائع کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس کے چند فقرات درج ذیل کر دیتے ہیں۔ جن سے سارے مضمون کا لب لباب واضح ہو جاتا ہے۔

پریذیڈنٹ صاحب لکھتے ہیں :-

بعض مطلب پرست مومن نما منافقوں کی بدولت ان کی انجمن روز بروز تنزل پذیر ہے۔ مثیل ڈاکٹر عبد الحکیم یہاں بھی کچھ عرصہ سے پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے ترقی مسدود ہو کر ایک اندھا دھند اور وہم سا پیچ گیا ہے اگر باپ بھی انہیں خدا کا خوف دلائے۔ تو اسے گدھا قرار دیتے ہیں ساری عمر جس کی شاگردی کی بدولت گمنامی کے قعر مذلت سے نکل کر دنیا میں ذرا کسی سے روشناس ہوئے (مراد خود پریذیڈنٹ صاحب) آج اسے کہتے ہیں۔ تیرا کہنا کوئی شریعت ہے۔ ہزار قرآن سناؤ۔ حدیث سناؤ یا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سناؤ۔ آج کسی کی بھی نہیں پہچان نہ رہی۔ سراسر ظلم و زیادتی کرتے چلے جاتے ہیں۔ ایسی مت ماری گئی ہے۔ کہ احمدی اور غیر احمدی میں بھی تمیز نہیں کرتے۔ یہ کمال درجہ کی غداری ہے۔ بیوفائی ہے طوطا چشمی ہے۔ محسن کشی ہے۔ بلکہ سچ پوچھو۔ تو کمال بے ایمانی ہے۔

یہ حالت پیش کر کے پریذیڈنٹ صاحب کی غرض شاید یہ ہوگی کہ اپنی انجمن کے مرکزی کارکنوں کو اصلاح کی طرف توجہ دلائیں۔ لیکن جب یہ سارے کانٹے انہی کے بوئے ہوئے ہوں۔ اور اس قسم کی ذہنیت پیدا کرنے والے وہ خود ہی ہوں۔ تو ان سے کسی بہتری کی توقع رکھنا بے فائدہ ہے۔ در اصل یہ لوگ پہلے خود مثیل عبد الحکیم بنے۔ انہوں نے وہی کچھ کہا۔ جو عبد الحکیم کہتا تھا۔ ساری عمر جس کی شاگردی کی بدولت گمنامی کے قعر مذلت سے نکل کر دنیا میں ذرا کسی سے روشناس ہوئے۔ اسی کے متعلق یہ کہتے ہوئے نہیں شرماتے۔ کہ اس سے زیادہ ہم خود علوم شریعت کے ماہر اور معارف قرآنیہ کے عالم ہیں۔ ان کا ایک تازہ بیان ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے "حضرت صاحب کی تحریرات پر دین کی ساری عمارت کھڑی کی [illegible] ... ہم شاید [illegible]"

جن لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ تعلیم دی جاتی ہو۔ ان ایک انجمن کے پریذیڈنٹ صاحب نشاد ین کر اپنی باتیں منوانے کی کیا توقع رکھ سکتے ہیں۔ پس چونکہ یہ سارا کیا کرایا انہی لوگوں کا ہے جنہیں پریذیڈنٹ صاحب پونچھ کے غیر مبایعین کی حالت کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے بالکل بے فائدہ ہے البتہ ہم وہ نوٹس شائع کئے دیتے ہیں جو پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی انجمن کے سکرٹری کو حساب فہمی کے متعلق دیا ہے۔ کہ غیر مبایعین کی مرکزی انجمن ادھر توجہ کرے۔ گو اس نے خود کبھی حساب فہمی کے مطالبہ کو پورا نہیں کیا۔ نوٹس یہ ہے۔

نوٹس بنام میاں عبد اللہ صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام پونچھ

واضح ہو۔ کہ عرصہ دراز سے خاکسار بحیثیت پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ پونچھ آپ سے جملہ حساب آمد و خرچ جلسہ ہائے سالانہ انجمن احمدیہ پونچھ بابت ۸۶-۸۷ باقاعدہ تحریری طور سے معرفت منشی امیر عالم صاحب احمدی ممبر انجمن احمدیہ طلب کر لیا ہے۔ مگر آنجناب نے سوائے ایک نہایت گستاخانہ خلاف قانون و خلاف ضابطہ جواب کے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ "وہ دن گئے جب خلیل خان فاختہ اڑایا کرتے تھے" اور یہ کہ تم مجھ سے انجمن کا ایسا حساب کتاب دریافت کر ہی نہیں سکتے پہلے تم اپنا اٹھارہ سال کا حساب پیش کرو۔ کوئی معقول یا با ضابطہ جواب کوئی حساب آمد خرچ کا باضابطہ اندراج وغیرہ وغیرہ نہیں دکھایا۔ جو سخت قابل اعتراض اور خلاف قانون فعل ہے اسلئے بذریعہ نوٹس ہذا باضابطہ طور سے میں پھر آپ سے جلسہ ہائے انجمن احمدیہ پونچھ بابت ۸۶-۸۷ کے جملہ حساب آمد و خرچ کا مطالبہ کرتا ہوں آپ ہرگز اپنے اس قسم کے جواب میں بری الذمہ یا حق بجانب نہیں ہیں۔ براہ مہربانی آپ بہت جلد حساب آمد و خرچ مذکورہ باضابطہ طور پر رکھ کے مجھے پیش کریں۔ نیز اس بات کا ثبوت دیں کہ جو جو رقوم آپ نے خرچ کی ہیں۔ ان کے متعلق آپ نے کب اور کس وقت کسی اجلاس عام میں ذریعہ منظوری حاصل کی۔ ماسٹر غلام رسول صاحب یا منشی غلام احمد صاحب کا آپکی حمایت میں صرف یہ کہہ دینا ہرگز کافی نہیں۔ کہ ہم کو (یعنی ماسٹر صاحب اور منشی صاحب) اس خرچ کا علم ہے۔ انکو ہزار علم ہو جب خود پریذیڈنٹ دیدہ دانستہ طور پر ایسے علم سے محروم رکھا گیا ہے۔ تو ساری انجمن میں سے صرف عام ممبران کا ذاتی علم کیا وقعت رکھ سکتا ہے۔ خدا کے لئے ناراض نہ ہوں بلکہ جواب دیں [illegible]

دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عملی ثبوت

مندرجہ ذیل احباب کرام کے اسمائے گرامی جنہوں نے جنوری ۱۹۳۱ء میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت دیا ہے۔ شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالے اپنے فضل سے ان کی قربانی قبول فرمائے۔ اور دوسرے احباب کو بھی اشاعت اسلام کے لئے بیش از پیش قربانی کرنے کی توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں ایسے اصحاب کو خوشخبری دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"تمہیں خوشخبری ہو۔ کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقعہ ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھلائیں۔ اور خدا سے خاص انعام پائیں"۔

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں۔ جن کا قدم صدق کا قدم ہے"۔

"خدا تعالے کے کام ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس دینی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہیں۔ کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں"۔

ماہ جنوری ۱۹۳۱ء میں وصیت کرنیوالے مخلصین کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) چوہدری نواب خان صاحب ساکن جھیور ضلع شیخوپورہ۔

(۲) محمد عبداللہ صاحب ساکن جھیور چک ۱۷ ضلع شیخوپورہ۔

(۳) مریم بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر محمد اسماعیل صاحب مدرس مدرسہ بنی پورہ بیراں ضلع شیخوپورہ۔

(۴) سید محمود شاہ صاحب۔ کلانور ضلع گورداسپور۔

(۵) حاجی محمد بخش صاحب ملتان۔

(۶) چوہدری محمد سعید صاحب منٹگمری۔

(۷) ملک شیر بہادر خان صاحب۔ ڈھوکڑی ضلع شاہ پور۔

(۸) محمد عبداللہ صاحب رسید والہ ضلع شیخوپورہ۔

(۹) چوہدری عصمت اللہ صاحب وکیل لائل پور۔

(۱۰) مولوی عبدالحق صاحب اپیل نویس۔ ایبٹ آباد۔

(۱۱) محمد نذیر صاحب ساکن بھمہ ضلع لاہور۔

(۱۲) مسماۃ فخر النساء صاحبہ امرتسر۔

(۱۳) چوہدری غلام قادر صاحب چک ۵۵ ٹو آر۔ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔

(۱۴) حسین بی بی صاحبہ۔ جھیور ضلع شیخوپورہ۔

(۱۵) چوہدری محمد حسین صاحب۔ طالب پور ضلع گورداسپور۔

(۱۶) غلام فاطمہ صاحبہ۔ ملتان شہر۔

(۱۷) چوہدری قادر بخش صاحب۔ ملتان شہر۔

(۱۸) مسماۃ زینب النساء صاحبہ زوجہ مولوی عبدالحق صاحب اپیل نویس ایبٹ آباد۔

(۱۹) میاں محمد بخش صاحب جسو کی ضلع گجرات۔

(۲۰) غلام رسول صاحب۔ سلاہریاں۔ ضلع سیالکوٹ۔

(۲۱) مسماۃ عیدو صاحبہ زوجہ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب اسسٹنٹ سرجن متھرا۔

(۲۲) بیگم بی بی صاحبہ صاحبہ زوجہ عالم دین صاحب۔ قادیان۔

(۲۳) بابو محمد انشاء اللہ صاحب بنگ۔ کلرک شملہ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ قادیان)

دفتر محاسب کا ایک نہایت ضروری اعلان

دفتر محاسب میں جو روپیہ آتا ہے۔ جب تک اس کی تفصیل ساتھ نہ ہو۔ خزانہ میں جمع نہیں کیا جا سکتا۔ آج کل جو رقوم آ رہی ہیں۔ ان میں اکثر رقوم بغیر تفصیل کے آتی ہیں۔ پس احباب سے التماس ہے۔ کہ منی آرڈر کے کوپن پر یا بیمہ میں یا علیٰحدہ مرسلہ رقم کی تفصیل ضرور لکھا کریں۔ اگر آپ تفصیل نہ لکھیں گے۔ تو یہ نوٹ فرما لیں۔ کہ دفتر محاسب ایسی رقم کے بارے میں ایک اطلاعی کارڈ جس میں یہ مطالبہ ہو گا۔ کہ تفصیل ارسال فرمائیں۔ بھیجے گا۔ اس کے ایک ہفتہ کے بعد اگر آپ اس خط کا جواب نہ دینگے۔ یا تفصیل نہ ارسال کرینگے۔ تو دفتر محاسب ایسی رقم چندہ عام میں جمع کر دیگا۔ ایسی صورت میں دفتر محاسب بری الذمہ ہو گا۔ پس یہ نوٹ کر لیں۔ کہ کارڈ بھیجنے کے ایک ہفتہ کے بعد اگر جواب نہ آیا۔ تو آپ کی بلا تفصیل مرسلہ رقم چندہ عام میں جمع کر دی جائیگی۔

اکثر جماعتیں کوپن پر اپنا پتہ نہیں لکھتیں۔ بلکہ بعض بیمہ بھیجنے والے دوست تو بیمہ میں یہ بھی نہیں لکھتے۔ کہ اس قدر رقم بیمہ میں ارسال ہے۔ ایسے دوستوں کو چاہئے۔ کہ کوپن پر جہاں تفصیل لکھیں۔ وہاں اپنا پورا پتہ خوشخط ضرور لکھا جائے۔ تا کہ رسید خزانہ بھیجنے میں آسانی ہو۔ کیونکہ کوپن پر پورا پتہ نہ ہونے کے سبب بعض رسیدیں ڈیڈ لیٹر آفس سے واپس آتی ہیں۔

میں نے اکثر دیکھا ہے۔ کہ دوست بیمہ کے ساتھ حسب ضرورت ٹکٹ ارسال کرتے ہیں۔ دوستوں کو چاہئے۔ کہ اگر ٹکٹ رکھنے پڑیں تو صرف اوّل تو آدھ آنہ والے ٹکٹ بھیجا کریں۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ ایک آنہ والے۔ کیونکہ اس سے بڑی قیمت کے ٹکٹ بہت کم لگتے ہیں۔

احمدیہ صنعتی نمائش

احباب اخبار الفضل میں جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا اعلان پڑھ چکے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا منشاء مبارک ہے۔ کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر صنعتی نمائش بھی کی جائے لہٰذا تمام صناع اور تاجر احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ جو احباب اپنی اشیاء کی نمائش کرنا چاہیں۔ وہ فوراً مجھے اطلاع بخشیں۔ اور ضروری قابل دریافت امور کے متعلق مجھ سے خط و کتابت فرمائیں۔ کوئی صاحب اپنی اشیاء قبل از وقت ارسال نہ فرمائیں۔ بلکہ آتے ہوئے ساتھ لائیں۔

(سیکرٹری احمدیہ صنعتی نمائش قادیان)

نظارت امور عامہ کے اعلان

۱۔ قریباً ۱۳ ماہ سے قریشی سردار علی صاحب آف جنگلہ ہندواں متصل پنڈی بھٹیاں۔ ضلع گوجرانوالہ لاپتہ ہیں۔ ان کے گھر میں سخت تشویش ہو رہی ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ تو دفتر ہذا کو اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔

۲۔ ایک دوست کو صوبہ سرحد میں ایک معمر محکمہ تعلیم سے پنشن یافتہ مدرس کی ضرورت ہے۔ جو بچوں کو لوئر مڈل تک تعلیم دے سکے تنخواہ پندرہ روپے ماہوار اور خرچ خوراک علاوہ۔ درخواستیں معرفت امیر جماعت آنی چاہئیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

ضروری تصحیح

۱۹ فروری کے الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ اس میں سید احمد صاحب سرہندی کے ایک مخلص مرید اور خلیفہ سید اسمٰعیل شہید دہلوی" ایک فقرہ چھپا ہے خطبہ نویس نے "سرہندی" کا لفظ اپنی طرف سے زائد کر دیا۔ جو غلط ہے۔ اس موقعہ پر سید احمد صاحب بریلوی کے مرید کا ذکر تھا۔

ضروری اعلان

میں نے اپنے بیٹے عبدالحمید کو بوجہ اس کی نافرمانی کے مجبور ہو کر اپنے سے علیحدہ اور عاق کر دیا ہے۔ اب اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور نہ اس کے کسی داد وستد کا ذمہ دار ہوں۔ اس کا میری جائداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ (خاکسار مستری الٰہ دین سوداگر چوب جہلم)

شذرات

گذشتہ سال اہل پیغام نے یہ وطیرہ اختیار کیا۔ کہ جب جماعت احمدیہ سے مناظرہ ہو۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی کتب سے فیصلہ کرنے کی بجائے غیر احمدیوں کو خوش کرنے کی خاطر اپنے مسلمات سے بھی انکار کر دیتے۔ چک ۵۶۵ میں مناظرہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دو معزز اصحاب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ مگر ان لوگوں نے سلسلہ کی توہین کر کے چاہا۔ کہ غیر احمدیوں سے داد حاصل کریں۔ میر مدثر شاہ نے برسر مجلس غیر احمدیوں کو فاسق ماننے سے انکار کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان میں سے چند جاہل متعصب لوگوں نے میر صاحب کو داد دی۔ ایسا ہی چندر کے منگولے میں کھلی شکست کھا کر ان لوگوں نے غیر احمدیوں کے دستخطوں کو بسا غنیمت جانا۔ اور نہایت شان سے غیر احمدیوں کی گواہی کو شایع کرتے رہے۔ حالانکہ ہر دانشمند جانتا ہے۔ کہ ختم نبوت میں غیر احمدیوں اور غیر مبایعین کا ایک ہی عقیدہ ہے۔ اور جب یہ لوگ حضرت اقدس پر بھی پھبتیاں اڑائیں۔ تو غیر احمدیوں کے لئے عین مسرت ہے۔ اندریں صورت ان کا دستخط کر دینا بجوے "نیم زد" کی حیثیت رکھتا ہے مگر یہ اس پر پھولے نہ سماتے تھے لیکن اس "نیند کی گواہی" کے جاری کردہ طریق کو جب دوسرے لوگوں نے بھی اختیار کیا۔ تو ایڈیٹر "پیغام صلح" پادری پال کے متعلق لکھتے ہیں۔

"شیعہ حضرات کی آپ نے نکودر اور جالندھر وغیرہ میں بہت مدد کی ہے۔ اگر وہ "تقیۃً" کچھ آپ کے حق میں لکھدیں۔ تو کوئی تعجب نہیں۔" (۲۷ ر نومبر ۱۹۳۰ء)

میں کہتا ہوں۔ ان حالات میں۔ کہ آپ نے غیر احمدیوں کی خاطر مرکز سلسلہ کو چھوڑا۔ مسائل کو خیر باد کہا۔ ان کو فاسق سمجھتے ہوئے لڑکیاں دینے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز بتایا۔ پھر ان کی ہی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تضحیک کی۔ پھر اگر وہ آپ کو "کچھ نہ لکھدیں" تو یہ ان کی سراسر سنگدلی ہوگی۔ لہذا ہمارے لئے ان کا آپ کے حق میں کچھ لکھدینا جائے تعجب نہیں۔

اہل پیغام کہا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہ تھے۔ بلکہ حضور کو نبی کا خطاب ملا تھا۔ اگرچہ خدائی خطاب کو حقیقت کے خلاف سمجھنا بجائے خود نادانی ہے۔ لیکن اب تو "پیغام صلح" نے مہدی معہود و مسیح موعود کے متعلق بھی لکھدیا ہے۔

"چودھویں صدی کے مجدد کے لئے اس کے مختلف کاموں کے لحاظ سے یہ سارے خطابات ہیں۔ خفا ہونے کی بات نہیں حضرت مرزا صاحب بلاشبہ مسیح موعود اور مہدی ہیں۔ امام زمانہ ہیں حکم و عدل ہیں۔ ان سے ہمیں انکار نہیں۔ البتہ ہم آپ کو نبی نہیں مانتے۔" (۱۹ ر اکتوبر ۱۹۳۰ء)

گویا یہ تمام عہدے حضرت کے خطابات ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کیا حضرت مسیح موعودؑ فی الواقع مہدی۔ امام اور مسیح بھی نہیں کیونکہ یہ تو "خطابات" ہیں۔ اگر آپ فی الواقع مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ تو پھر لفظ خطاب سے نبوت کا انکار کس طرح ممکن ہے۔ اور سوائے اسکے کون انکار کریگا۔ جو الامن سفہ نفسہ کا مصداق ہو۔

جب کوئی انسان ڈوبنے لگتا ہے۔ تو وہ ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ تا کسی جگہ سے سہارا مل جائے۔ پیغامی دوستوں کا بھی یہی حال ہے۔ نت نئی دیواریں بناتے ہیں۔ مگر دوسرے ہی روز اسے گرا دیتے ہیں۔ کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا۔ ہم اس جگہ اس کی دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ آج تک امیر غیر مبایعین اور ان کے رفقاء اعلان کرتے رہے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو سچ مچ نبی ماننے سے مسلمانوں کو کافر سمجھنا ضروری ٹھہرتا ہے۔ اور قادیان والے ان کو سچ مچ کا نبی مانتے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ "جو نبوت قادیان والے حضرت مرزا صاحب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر مانا جائے۔" (پیغام صلح ۱۹ ر جنوری ۱۹۳۱ء)

گویا حضرت اقدس کی نبوت اور غیر احمدیوں کا کفر لازم و ملزوم ہیں۔ مگر دوسری طرف کیا لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

"حضرت مرزا صاحب نبی بھی ہوں۔ تو بھی آپ کا منکر کافر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن شریف میں آپ کا نام انبیاء کی فہرست میں نہیں ہے۔" (پیغام ۹ ر اکتوبر ۱۹۳۰ء)

یعنی کافر صرف ان نبیوں کے انکار سے کوئی شخص ہو سکتا ہے جن کے نام قرآن میں ہوں۔ مولوی محمد علی صاحب سچ مچ کی نبوت کو موجب کفر بتا رہے ہیں۔ اور ایڈیٹر پیغام اور ان کے مفتی صرف قرآن میں نام بنام مذکور نبیوں کے انکار کو کفر کہہ رہے ہیں۔ ہمیں اس جگہ یہ پوچھنے کی تو ضرورت نہیں۔ کہ وہ نبی جن کا نام قرآن مجید میں نہیں۔ کیا جب انہوں نے دعوے کیا تھا۔ تب بھی ان کے منکرین مومن ہی تھے؟ ہرگز نہیں پس جب تک حضرت مرزا صاحب بقول تمہارے نہ آئے۔ ان کا انکار کفر نہ ٹھیرتا۔ لیکن جب آپ نے دعوےٰ فرمایا۔ تو پھر کفر کیوں نہیں؟ بہرحال ہمیں یہ بتلانا ہے۔ کہ اہل پیغام کے عقائد میں کس طرح ترمیم ہو رہی ہے

دوسری مثال میں ان کا عمل ملاحظہ ہو۔ لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا جاتا ہے:۔

"اگر افغانستان یا دمشق وغیرہ کے مسلمانوں پر کوئی آفت ٹوٹے تو مسلمانوں کے خون سے قادیانی نبوت کی صداقت کے مضامین لکھے جائیں۔ . . . . . قادیانی نبوت پر دلائل ہیں۔ تو مسلمانوں کی تباہی اور اسلامی ممالک کی بربادی۔ اور قادیانی نبوت کی صداقت پر مضامین لکھے جا سکتے ہیں۔ تو بدبخت مسلمانوں کے خون ارزاں سے۔ مثیل مسیح کی نبوت کو مسیحیوں کی مشکلات سے کیا۔ وہ تو مسلمانوں کے لہو کی پیاسی ہے۔" (۲۷ ر ستمبر ۱۹۳۰ء)

اے گروہ غیر مبایعین! اگر تم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کا ذرہ اور صداقت مسیح موعودؑ پر شمہ بھر بھی ایمان باقی ہے۔ تو بتاؤ۔ کیا یہ الفاظ کسی احمدی کے قلم سے نکل سکتے ہیں۔ اں اس احمدی کی قلم سے نکل سکتے ہیں۔ جس نے حضرت کی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" پڑھی ہو۔ یا کم از کم جس نے حضرت کا ارشاد؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو!
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

ہی پڑھا ہو؟ ہرگز نہیں۔ کیا یہ "زمیندار" کی صدائے بازگشت نہیں؟ کیا اسی حالت پر تم دعوے کر سکتے ہو۔ کہ تم حضرت مسیح موعودؑ کے وارث ہو۔ ہاں مجھے یہ دکھلانا ہے۔ کہ کس طرح یہ لوگ ڈبکیاں لے رہے ہیں۔ آپ نے ملاحظہ کیا غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے کیا سوانگ بھرا ہے۔ اب "احمدیت پر پادری پال کی نظر عنایت" والے مقالہ افتتاحیہ کی سطور ذیل میں پڑھیں۔ لکھا ہے:۔

"اگر آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود آئے۔ مسلمان اس کی تکفیر کریں۔ اس کی تیار کردہ راہ پر چلنے کی کوشش نہ کریں۔ بایں مسلمانوں کی حالت بدل جائے۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ مسیح دنیا میں آئے تو اس کا قبول کرنا برکت کا موجب نہیں۔ بلکہ اس کا رد کر دینا دنیا کے امن کا باعث ہے۔ تو اس نظریئے کی حقیقت ہر عقلمند کی نگاہ میں جو کچھ ہوگی۔ وہ ظاہر ہے۔ اگر مسیح آیا۔ اور وہ حقیقی (حقیقی کا مطلب؟) اور صادق مسیح موعود تھا۔ تو اس کی مخالفت سے قوم دکھ اٹھائیگی۔ فلاکت وادبار کے بادل اس پر امنڈ آئیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اس مصلح کے قدموں پر جھکا دی جائیگی۔ . . . . . مسلمانوں کی فلاکت و ادبار کی گھٹا اسی صورت میں چھٹ سکتی ہے۔ کہ جب لوگ اس مسیح موعود کی بتائی ہوئی راہ پر گامزن ہوں۔" (جلد ۱۸ نمبر ۶۹)

ناظرین کرام! دونوں بیان آپ کے سامنے ہیں۔ نہایت واضح ہیں۔ کسی حاشیہ کی ضرورت نہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ کس طرح رنگ بدلتے ہیں۔ (خاکسار ابو العطاء جالندھری۔ قادیان)

قرآن کریم کی جدید طرز تحریر

قاضی بشیر احمد صاحب نے جو عربی خط کے خوشنویس کاتب ہیں۔ اور ایک عرصہ سے قرآن کریم کی کتابت کرتے چلے آرہے ہیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے لئے ایک نہایت آسان طرز تحریر ایجاد کیا ہے۔ یعنی ایسے الفاظ یا حروف کو جو بذریعہ شد یا جزم باہم ملتے ہیں۔ اس طرح ملا کر اور قریب کر کے لکھا ہے۔ کہ پڑھنے میں بہت سہولت اور آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا پارہ موزوں سائز عمدہ کاغذ۔ اور دلکش خط کے ساتھ چھپکر شایع ہو گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ قرآن کریم پڑھنے والے مبتدیوں کے لئے یہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ قیمت نہایت کم یعنی صرف چھ پیسے رکھی گئی ہے۔ احباب کو چاہئے۔ متعدد کاپیاں منگا کر بچوں کو پڑھائیں۔ اور اس طرز تحریر کے مفید ہونیکا تجربہ کریں۔ تاکہ اس طرح سارا قرآن کریم چھپکر پڑھنے والوں کے لئے آسان ثابت ہو سکے۔ پارہ اول ملنے کا پتہ یہ ہے۔ قاضی بشیر احمد صاحب کاتب۔ قادیان۔

بچوں کی تربیت ماؤں کا سب سے مقدم فرض ہے

دلکشا ہیر آئل بہترین تیل ہے۔ دانتوں کی حفاظت کے لئے دلکشا سنون استعمال کریں:۔

لیکن کوئی ماں بچے کی تربیت کے فرض سے پوری طرح سبکدوش نہیں۔ جب تک کہ ان کی صحت درست نہ ہو۔ کون سی ماں ہے۔ جو یہ نہیں چاہتی۔ کہ اس کا بچہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کو پہنچے۔ وجہ کیا ہے۔ کہ ہمارے ملک کی اکثر مائیں۔ اس فرض کے ادا کرنے سے قاصر رہتی ہیں۔ صرف اس وجہ سے کہ ہمارے ملک کی عورتوں کو صحت کی قدر نہیں۔ اور جب عورت کی صحت اچھی نہ ہو۔ تو وہ کوئی کام اچھی طرح نہیں کر سکتی۔ ان کی طبیعت چڑچڑی اور زود رنج ہو جاتی ہے۔ ان کا دودھ صحت افزا نہیں ہوتا۔ ان کے کام میں چستی نہیں ہوتی۔ ان کا دماغ تیزی سے کام نہیں کرتا۔ ان سب امراض کا علاج کنارسی رونس ہے۔ اس کے استعمال سے خون بڑھتا ہے۔ دودھ زیادہ اور تندرست ہوتا ہے۔ ایام کی زیادتی یا کمی یا درد کی شکایت سب جاتی رہتی ہیں۔ دماغ میں طاقت آتی اور ذہن تیز ہوتا ہے۔ جسم میں چستی پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ ارادہ اور ہمت جس کے بغیر بچے کی صحیح تربیت نہیں ہو سکتی۔ پیدا ہوتے ہیں۔ پس ہر کمزور ماں کو چاہئیے۔ اپنے لئے نہیں تو اپنے بچے کے لئے کنارسی رونس استعمال کریں :

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ڈاک عہ :

نوٹ :۔ اپنے ہاں کے دوا فروش سے یا اس سے نہ ملے۔ تو ہم سے طلب کریں

ہماری ایجاد کے متعلق بعض معززین کی رائے

جناب احمد علی صاحب نمبردار بازید چک فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بذریعہ ڈاکٹر صاحب کنارسی رونس دوا بحالت بیماری جو کئی وجہ سے تھی۔ اعضاء میں عام تکلیف تھی۔ جب سے استعمال کی ہے۔ میں اپنے سچے دل سے تحریر کرتا ہوں۔ از حد فائدہ ہوا ہے۔ حالانکہ میری عمر اس وقت تقریباً ستر سال کی ہے۔ اور بہت کمزوری ہو گئی تھی۔ لیکن اب بفضل تعالیٰ بالکل صحت ہے۔ (۲) شیخ عبد الرحمٰن خاں ہوشیارپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رحیم یار خاں سے آپ کو تحریر کیا تھا۔ کہ ہوشیارپور پہنچ کر میں آپ کو کنارسی رونس کے متعلق اطلاع دونگا۔ لہذا میں آپ کی اطلاع کے واسطے تحریر کرتا ہوں۔ کہ اس وقت بڑا فائدہ ہے۔ اس لئے تکلیف دی جاتی ہے۔ کہ ایک شیشی فی الحال اور روانہ کر دیجئے (۳) جناب محمد الدین ٹیلر ماسٹر۔ ٹیلرنگ ہاؤس بیرون دہلی دروازہ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے سنون دلکشا پرفیومری کمپنی کا حافظ ملک محمد صاحب سے ایک شیشی خرید کر بیس روز تک استعمال کی جس سے میرے جو دانت ہلتے تھے۔ خوب جم گئے۔ اور مجھے حیرت انگیز فائدہ محسوس ہو رہا ہے :

(۴) محمد عبد القادر صاحب کاتب بہاولپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عبد الرحمٰن صاحب ایجنٹ کمپنی دلکشا پرفیومری قادیان ضلع گورداسپور پنجاب سے تیل دلکشا ہیر آئل خرید لیا ہے۔ جو بہت عمدہ ہے۔ اسمیں کوئی ایسی ملاوٹ نہیں جو نقصان دہ ہو۔ عام اشتہار بازوں کے مبالغوں سے مبرا ہے۔ اور خوشبو بھی چھ روز تک قائم رہتی ہے۔ علاوہ اس کے سرمہ نورانی بھی میرے تجربہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے :

منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

سرمہ مسیحائی

ضعف بصر کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ آپ کی مداومت کرنیوالا دن کو تارے دیکھ سکتا ہے ہزاروں شہادتوں کی ایک ہی شہادت مصدقہ حضرت مسیح موعودؑ قیمت عہ :

سرمہ لاثانی تمام امراض چشم خصوصاً کہنہ لا علاج ککروں کا تریاق ہے۔ ہزار بندگان کا مصدقہ ہے۔ قیمت عہ

حیرت انگیز مقوی دوا مایوسوں ضعیفوں بوڑھوں کیلئے آبحیات اور تمام بدنی کمزوریوں کی اکسیر سل دق اور کہنہ بخاروں کا حکمی علاج ہے۔ جس کی تصدیق فاضل اجل علامہ دہر مولانا حکیم عبید اللہ صاحب بسمل احمدی سابق پروفیسر ریاستہائے رامپور و بھوپال نے بڑے زوردار لفظوں میں کی ہے۔ قیمت فی شیشی خورد عہ کلاں للعہ

حکیم عبد الغنی شفاخانہ خادم صحت دار الفضل قادیان پنجاب

رشتہ کی ضرورت

ایک لکھی پڑھی لڑکی کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکا صالح احمدی برسر روزگار ہو۔ معقول آمدنی تجارت یا ملازمت سے رکھتا ہو۔ قوم کا اظہار بالضرور ہو۔ بقیہ حالات خط و کتابت سے دریافت ہوں۔

م :۔ معرفت دفتر طبع و اشاعت قادیان

خوشخبری یہ ہے کہ کی ایک مشہور عالم اور بے نظیر مجرب دوا

سرمہ نور رجسٹرڈ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہماری آنکھیں ہم کو بے وقت دغا نہ دیں۔ بصارت کم نہ ہو۔ کیچڑ اور رطوبت اور چک آلودہ نہ رہیں تو سرمہ نور کا استعمال ابھی سے شروع کر دیں۔ بیشمار شہادتیں ثابت کر رہی ہیں۔ اور تجربہ آپکو بھی یقین کرا دیگا کہ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ سرخی۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ خارش۔ پانی بہنا۔ ککرے۔ ابتدائی موتیا بند۔ پڑبال۔ درد۔ ورم۔ اندھراتا

غرض کل امراض چشم کیلئے سرمہ نور بے نظیر علاج ہے

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

نہایت قیمتی اور ہر دلعزیز اجزا کا مرکب

اس کے سامنے ہزاروں یاقوتیاں اور مقویات ہیچ ہیں۔ قوت پیدا کرنے کے علاوہ تمام اعضاء رئیسہ اور کھوئی ہوئی طاقت کو تر و تازہ کر کے دوبارہ زندگی کا لطف دکھا دیتی ہے ہر قسم کی کمزوری اور اس کے اندرونی اسباب خدا کے فضل سے قطعیہ دور ہو جاتے ہیں

فی شیشی دو روپے

ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات قادیان (پنجاب)

انیس عالم

ایام ماہواری کی خرابی کمی بیشی دور کرنے کے لئے ایک مرکب مجرب دوا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت عہ محصول معاف :

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم

ڈی۔ ایچ ایس ڈاکخانہ

بیری اکبرپور کانپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— ۲۷ فروری کو پنجاب کونسل کے اجلاس میں تحریک پیش ہوئی۔ کہ آئندہ مالی سال میں وزراء کی تنخواہیں پانچ ہزار کی بجائے ۲۵۰۰ روپیہ ماہوار کر دی جائیں۔ مگر یہ تحریک بھاری کثرت رائے سے مسترد ہو گئی۔ وزراء اگر ملک کی مالی مشکلات کو مدنظر رکھ کر خود ہی کم تنخواہیں لینا منظور کر لیں تو ملک میں ان کا وقار بڑھ جائے۔

—— ۲۷ فروری کو گاندھی جی ۲½ سے ۶ بجے تک وائسرائے سے گفتگو کرتے رہے لیکن آپ نے کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ اگر بیان دینے کی ضرورت ہوئی۔ تو وائسرائے اسے خود شائع کرینگے۔ ممکن ہے۔ گفتگوئے صلح دوبارہ جاری کی جائے۔ لندن سے مزید استفسارات کا جواب ضروری ہے۔ ان حالات میں ہمیں تو حکومت کانگریس کے سامنے جھکتی نظر آتی ہے۔

—— ۲۶ فروری کو اسمبلی میں ریلوے بورڈ کے خلاف ملامت کا ووٹ پیش ہوا۔ کیونکہ اس نے یورپین یا اینگلو انڈین عنصر کی جگہ ہندوستانیوں کو بھرتی نہیں کیا۔ اس پر حکومت کے خلاف ۵۳ بمقابلہ ۴۴ آراء سے مذمت کی قرارداد منظور ہو گئی۔

—— ۲۷ فروری کو ایلفرڈ پارک الہ آباد میں پولیس اور انارکسٹوں میں تصادم ہو گیا۔ طرفین نے گولیاں چلائیں۔ ایک انارکسٹ مارا گیا۔ آدھ گھنٹہ گولی چلی۔ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ یہ چندر شیکھر آزاد مقدمہ سازش لاہور۔ مقدمہ سازش کاکوری اور دیگر کئی مقدمات کا مفرور ملزم تھا جس کی گرفتاری کے لئے پانچ ہزار روپیہ کا انعام مقرر تھا۔ ایک پولیس افسر بھی زخمی ہوا۔ دو انارکسٹ راہگیر والے سے سائیکل چھین کر فرار ہو گئے۔

—— لندن سے ۲۶ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ اشتراکیوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ "سرخ چہار شنبہ" کو تمام دنیا کے بے روزگار مظاہرے کریں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جس کے نتیجہ میں یورپ کے ہر حصہ سے فسادات کی خبریں آئی ہیں۔ ہجوم نے دکانوں اور مکانوں کو لوٹ لیا۔ پولیس پر حملے کئے۔ پولیس نے بھی حملے کئے۔ بولشوازم بھی دنیا کے لئے ایک لعنت سے کم نہیں۔

—— حلقہ انبالہ کی طرف سے بھائی پرمانند اسمبلی کے بلا مقابلہ ممبر منتخب ہو گئے۔ اس سے ہندو ذہنیت کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ کیسے لوگوں کو اپنا نمائندہ منتخب کر رہی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے۔ جام صاحب نواں نگر نے حدود ریاست میں تین ماہ کے لئے بدیشی کپڑے کی فروخت اور درآمد بند کر دی ہے۔

—— جدید مقدمہ سازش لاہور کے ملزمان نے درخواست دی تھی کہ بھگت سنگھ وغیرہ ہمارے گواہان صفائی ہیں۔ اس لئے انہیں ابھی پھانسی نہ دی جائے۔ حکومت پنجاب نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ اس درخواست کی وجہ سے عدالت کی عام کارروائی کو نہیں روکا جا سکتا۔ گویا درخواست نامنظور کر دی گئی۔ اب ان کی سزا کو کم کرانے کے لئے ہائیکورٹ میں درخواست دی گئی ہے۔ جس کی سماعت آئندہ ہفتہ کو ہو گی۔

—— ۲۶ فروری کو اسمبلی کے یورپین ممبروں کا ایک وفد موجودہ صورت حالات پر گفتگو کرنے کے لئے وائسرائے کے پاس گیا۔ گفتگو خفیہ رکھی گئی ہے۔

—— این۔ ڈبلیو۔ ریلوے ایڈوائزری کمیٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ایجنٹ صاحب نے کہا۔ کہ اخراجات کو کم کرنے کے لئے شہروں کے بعض بکنگ آفس بند کرنے نیز مسافر گاڑیاں گھٹا دینے اور بعض ڈاک اور مسافر گاڑیوں کے اختلاط کی تجاویز زیر غور ہیں۔

—— ناگپور سے ۲۵ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ سی۔ پی کونسل کے فیصلہ کے مطابق اسوقت تک ایک ہزار سیاسی قیدی رہا کئے جا چکے ہیں۔ باقی بھی بہت جلد رہا ہونے والے ہیں۔

—— ہندو یونیورسٹی بنارس میں ایک مندر تعمیر کرایا جا رہا ہے۔ جس پر ۵ لاکھ روپیہ صرف ہو گا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ یونیورسٹی کے فنڈز کس قدر مضبوط ہیں۔ اس کے مقابل میں مسلم یونیورسٹی کی مالی حالت افسوسناک ہے۔

—— کلکتہ میں ایک متمول سوداگر کی شادی کی دعوت کے موقعہ پر کسی وجہ سے کھانا زہر آلود ہو گیا جسے کھا کر دو سو براتی ہیضہ میں مبتلا ہو گئے جن میں سے چوبیس کی حالت نہایت نازک ہے۔

—— ولنگٹن سے ۲۶ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ جزائر فجی میں ایسا ہولناک طوفان باد و باران آیا۔ جس کی نظیر پہلے نہیں ملتی۔ ریلوے گاڑیاں پٹڑیوں سے اتر گئیں۔ ایک سو اسی (۱۸۰) اشخاص ہلاک ہو گئے۔

—— ۲۵ فروری کو دہلی میں کمانڈر انچیف افواج ہند نے فوج میں ہندوستانی عنصر داخل کرنے کے متعلق ایک بیان دیا جس میں کہا۔ کہ ملک معظم کی حکومت اور حکومت ہند دونوں کا یہ مضبوط ارادہ ہے۔ کہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی سفارشات کو عملی جامہ پہنائے اور ہندوستانی عنصر کو فوج میں داخل کرنے کے لئے بہت جلد ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جانے والی ہے۔ نیز بہت جلد ہندوستان میں سینڈہرسٹ کے طرز پر ایک فوجی کالج قائم کیا جائیگا۔ آپ نے ہندوستان کے مخصوص حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سرحد پر ۵ لاکھ فوج ہر وقت ہندوستان کے خلاف کھڑی کی جا سکتی ہے۔

—— لندن کی ایک خبر ہے۔ کہ پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ گذشتہ چھ ماہ میں سرحدی علاقہ پر جتنے بم گرائے گئے۔ ان پر ایک لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ صرف ہوئے۔ اور یہ رقم فوجی اخراجات کی مد میں ڈالی گئی۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کانگریس کی انگیخت سے سرحدی مسلمانوں نیز ملک کو کس قدر نقصان اٹھانا پڑا۔

—— نیو دہلی ۲۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے نے گاندھی جی کے سامنے جو صلح کی شرائط رکھی ہیں۔ ان سے ورکنگ کمیٹی کو اتفاق نہیں۔ آج ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں اس خیال کو ظاہر کر دیا گیا۔ اس طرح موجودہ گفت و شنید کا ایک طرح سے خاتمہ سمجھنا چاہیئے۔ جو ناکامی کی صورت میں ہوا۔

—— نئی دہلی۔ ۲۸ فروری۔ سر جارج رینی نے ۲ مارچ کو اسمبلی میں بحث مباحثہ کرنے کے لئے ایک تحریک کا نوٹس دیا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں پارلیمنٹ کے کاغذات پر غور و خوض کیا جائے۔

—— دہلی۔ ۲۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اپنے خسارہ کو پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ انکم ٹیکس میں اضافہ کر دیا جائے۔ یعنی اب ہر اس شخص کو انکم ٹیکس دینا پڑیگا جس کی آمدنی ۵ صد روپیہ سالانہ ہو گی۔

—— بمبئی ۲۷ فروری "ٹائمز آف انڈیا" میں محکمہ سرکاری اطلاعات کا ایک طویل بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں باردولی اور دیگر گجراتی تعلقوں کے متعلق لکھا ہے۔ کہ لوگوں کی طرف سے فسادات ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ چند واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن میں سے ایک منور تعلقہ کے متعلق ہے۔ جہاں دو صد لوگوں نے جو لاٹھیوں اور دیگر ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ شراب سازی کی دکانوں پر حملہ کیا۔ برتن توڑ ڈالے اور مکان جلا دیئے۔ باردولی میں لٹھ بند پارٹیاں پھر رہی ہیں۔ جو ضبط شدہ زمینوں میں پڑی ہوئی فصلوں کو زبردستی اٹھا کر لے جا رہی ہیں۔ یہ سب حملہ آور گاندھی ٹوپیاں پہنے ہوتے ہیں۔ گنڈول میں شراب خانہ کو جلا دیا گیا۔ اس کے مالک اور مالک کی بیوی کو پیٹا گیا۔ اور اس کا روپیہ لوٹ لیا گیا۔

—— حکومت ہند نے جہازی کمپنیوں کے ساتھ انتظام کیا ہے کہ حج کمیٹی کی سفارشات کے مطابق جہازوں کے کرائے میں تخفیف کریں۔ اور جو حاجی اس دفعہ حج پر جا رہا ہیں۔ انہیں اس رعایت سے متمتع ہونے کا موقعہ دیا جائے۔ حال ہی میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کلکتہ مستقل طور سے حاجیوں کی آمد و رفت کی بندرگاہ قرار دی جائے۔ دیگر سفارشوں کے متعلق مقامی حکومتوں کا نقطہ نگاہ معلوم کر لیا گیا ہے۔ اور ان کا بھی جلد ہی فیصلہ کر دیا جائیگا۔

—— گاندھی جی نے اپنے اخبار نوجیون میں اعلان شائع کرایا ہے جس میں اپنے پیرووں سے کہا ہے کہ وائسرائے کے ساتھ میری ملاقات سے آپ دھوکہ نہ کھائیں۔ اور اپنا کام ضرور جاری رکھیں۔ کیونکہ باعزت سمجھوتہ کی یہی صورت ہے۔ ہم ہرگز اپنے مطالبات سے ایک انچ بھر پیچھے نہیں ہٹینگے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)